Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۳۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم چہارشنبہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲۸ احسان ۱۳۴۶ہش ۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۸ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ربوہ میں بجلی کی خرابی ربوہ میں کافی عرصہ سے دن کے وقت بھی اور رات کو بھی بجلی بار بار بند ہو جاتی ہے۔ اور دیر تک بند رہتی ہے۔ شدید گرمی کے موسم میں بجلی کا بند ہونا سخت تکلیف کا موجب ہے۔ متعلقہ محکمہ کو اس تکلیف کا فوری طور پر ازالہ کرنا چاہیئے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

مجوزہ سفر یورپ کے بابرکت ہونے کیلئے خاص دعا کی تحریک

احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے پوری طرح بابرکت کر دے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ جون ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے مجوزہ سفر یورپ کا بھی ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پوری طرح بابرکت کرے اور اس سفر کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو پہنچے۔ حضور کے خطبہ کا ابتدائی حصہ جو تحریک دعا پر مشتمل ہے۔ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ خطبہ کا مکمل متن انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں شائع کیا جائے گا (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے چند دن سے دورانِ سر اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور گرمی اور ڈی پریشن کی وجہ سے مجھے تکلیف رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور بہت سا افاقہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تکلیف کا ایک حصہ باقی ہے۔ آج گرمی بھی بڑی ہے میں کوشش کروں گا کہ جس حد تک ممکن ہو آج کے خطبہ کو مختصر کروں۔

قبل اس کے کہ میں اپنے اصل مضمون کی طرف آؤں۔ میں

احباب سے دعا کی درخواست

کرنا چاہتا ہوں۔ دوست جانتے ہیں کہ یورپ میں انگلستان کے علاوہ ہماری پانچویں مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اور ۲۲ جولائی کا دن اس کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا ہے۔ وہاں کے دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ میں خود اس مسجد کا افتتاح کروں اور جب ہم اس تجویز پر غور کر رہے تھے تو دوسرے ممالک جو یورپ میں ہیں جہاں ہمارے مبلغ ہیں اور مساجد ہیں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر افتتاح کے لئے آپ نے آنا ہے تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

تمام مشنز کا دورہ

بھی کریں، حالات کو دیکھیں، ضرورتوں کا پتہ لیں اور اس کے مطابق سکیم اور منصوبہ تیار کریں۔ پھر انگلستان والوں کا یہ مطالبہ تھا کہ اگر یورپ میں آنا ہے تو انگلستان کو بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت پیدا ہو چکی ہے اپنے دورہ میں شامل کریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف لنڈن میں قریباً پانچ سو احمدی موجود ہیں۔ بڑی جماعت تو لنڈن میں پائی جاتی ہے۔ لیکن بعض دوسرے مقامات پر خاصی بڑی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں کو دعا کے لئے اور استخارہ کے لئے میں نے لکھا تھا بہت سی خوابیں تو بڑی مبشر آئی ہیں۔ بعض خوابیں ایسی بھی ہیں (جن میں سے بعض تو میں نے دیکھی ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واپسی پر راستہ میں شاید کچھ تکلیف بھی ہو۔ لیکن وہ قادر و توانا جو وقت سے پہلے اس تکلیف کے متعلق اطلاع دے سکتا ہے وہ اگر چاہے تو ان تکالیف کو دور بھی کر سکتا ہے اور اُسی سے نصرت اور امداد کے ہم طالب ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اس سفر کے متعلق دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں۔ اگر یہ سفر مقدر ہو تو

اسلام کی اشاعت اور غلبہ کیلئے خیر و برکت کے سامان

پیدا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں بھی پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تاکہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں تا ان کی بدبختی دور ہو جائے تا شیطان کی لعنت سے وہ چھٹکارا پائیں تا شرک کی نجاست سے وہ آزاد ہو جائیں تا بد رسوم کی قیود سے وہ باہر نکلے جائیں اور

خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت

اور اس کے حسن اور اس کے احسان اور اس کے نور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں تا وہ وعدہ پورا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے دیا تھا کہ میں تیرے فرزند جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا جمع کروں گا تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ناآشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے۔

اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/۶/۶۷ بمقام ربوہ میں فرماتے ہیں:-

"یہ تینوں مقاصد ہیں جن کا تعلق بیت اللہ کی ازسرِنو تعمیر سے ہے۔ اور اس کے بیان کرنے کی ضرورت یہ پڑی کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اس طرف متوجہ کیا۔ کہ متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا جو تیسری نسل احمدیت کی کہلا سکتی ہے صحیح تربیت پانا غلبۂ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے یعنی احمدیوں کا وہ جو ۲۵ سال کی عمر کے اندر اندر ہیں جن کو احمدیت میں داخل ہوئے ابھی پندرہ سال نہیں گزرے اس گروہ کی اگر صحیح تربیت نہ کی گئی تو ان مقاصد کے حصول میں بڑی روکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ کی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث فرمایا اور جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ اس گروہ کی تربیت کے لئے جو طریق اختیار کرنا ہے وہ سب ان کا بیان ان آیات میں ہے۔ جن کے اوپر میں خطبات دیتا رہا ہوں۔ اور اگر ان مقاصد کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے۔ اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے۔ تو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری یہ پود صحیح رنگ میں تربیت حاصل کر کے وہ ذمہ داریاں نباہ سکے گی جو عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اسی زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے۔ اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہو گی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہو گی۔ اس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربی اور معلم چاہئیں ہوں گے۔ وہ معلم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی۔ اگر آج اس کی فکر نہ کی گئی۔ اس لئے اسی کی فکر کرو۔ اور ان مقاصد کو سامنے رکھو۔ جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے جس رنگ کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی روشنی میں اسی قسم کی تربیت اپنے نوجوانوں کو دو۔ تا جب وقت آئے تو بڑی کثرت سے ان میں سے اسلام کے لئے بطور مربی اور معلم کے زندگیاں وقف کرنے والے موجود ہوں۔ تا وہ مقصد پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر دیا جائے گا۔

ان خطبات کے دوران ایک بزرگ نے مجھے لکھا کہ آپ کے جو خطبات ہو رہے ہیں۔ ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام سے بھی ہے جو تذکرہ کے صفحہ [illegible] پر درج ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے۔ وہ بڑا عقلمند ہے۔ کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے۔"

پس میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو میری توجہ کو اس طرف پھیرا۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ قوم کے بزرگ بھی اور قوم کے نوجوان بھی۔ قوم کے مرد بھی اور قوم کی عورتیں بھی اس حکمتِ الٰہی کو سمجھنے لگیں۔ جس حکمتِ الٰہی کا تعلق خانہ کعبہ کی بنیاد سے ہے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُولُو الْاَلْبَاب ٹھہریں اور اس کی آواز کو اور اس کے احکام کو اور احکام کی حکمتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اور ان قدسیوں کے گروہ میں شامل ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے ہر آن فضل ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ جو منصوبہ یا سکیم میں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔ ان کا اصل مقصد ان نوجوانوں کی تربیت ہے۔ جن کی عمر اگر وہ احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں تو ابھی ۲۵ سال تک کی ہے۔ یا ان کی عمر اگر وہ جماعت میں نئے داخل ہونے والے ہیں تو پندرہ سال کی ہے۔ لیکن اس تربیت کے لئے جو ان بچوں کی ہم نے کرنی ہے ان کے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اس نسل کی تربیت کر سکیں۔ پس دوسرے نمبر پر مخاطب جماعت کے سب مرد اور جماعت کی سب بہنیں ہیں جن کی عمر اس وقت ۲۵ سال سے اوپر ہے۔ کیونکہ ان لاکھوں نوجوانوں کی تربیت جو ۲۵ سال سے کم عمر یا دوسرے لحاظ سے ۱۵ سال سے کم عمر کے ہیں۔ صرف میں اکیلا یا میرے چند ساتھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہر گھر کی تطہیر کرنی پڑے گی۔ تاکہ ہر گھر میں پرورش پانے والا خدا کا سپاہی ہے۔ اور اسی کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ ہمیں ہر محلہ، ہمیں ہر قصبہ، ہمیں ہر شہر کی پاکیزگی کے سامان پیدا کرنے پڑیں گے تاکہ اسی ماحول میں وہ نسل پیدا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنے والے ہوں۔ اور قربان کرنے والے ہوں۔

شائد مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ پہلے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے تا ان کے ذریعہ سے ان چھوٹوں کی تربیت کی جا سکے۔ جن پر بڑی اہم ذمہ داریاں عنقریب پڑنے والی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر ہم نے ان میں غفلت برتی۔ تو ہم پر تو خدا کا غضب نازل ہو گا۔ اور ایک اور قوم پیدا کی جائے گی۔ جو خدا کے وعدوں کی وارث بنے گی۔ پس اپنی جانوں کی فکر کرو۔ اور ان ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار ہو جاؤ جو الٰہی منشاء کے ماتحت ایک سکیم کے ماتحت میں آپ پر ڈالنے والا ہوں۔ اور جن کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی کی توفیق سے آئندہ خطبات میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔"

یہ اقتباس ہم نے الفضل میں اس لئے پھر نقل کیا ہے تاکہ دوستوں کو یاددہانی کرائی جائے اور وہ ان خطبات کی اہمیت کو سمجھیں اور جو سکیم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آئندہ ہمارے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے استقبال کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھ پائیں۔

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی خیالی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق اس الٰہی سکیم سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جو سکیم اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تجدید احیائے دین کے لئے تجویز فرمائی ہے۔ اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہاں واضح کر دیا ہے۔ کہ اس سکیم کا حقیقی تعلق نوجوانوں کی تربیت کے ساتھ ہے۔ ایک ذرا سا فکر ہمیں بتا سکتا ہے کہ کسی قوم میں نوجوان ہی قوتِ فعالیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کا اچھا یا بُرا کام اسی زمانہ عمر میں تکمیل پاتا ہے۔ اگر وہ راہ راست پر چلیں تو بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اگر الٹے رواں ہو جائیں تو وہ اس منزل پر پہنچتے ہیں۔ جہاں ان کی راہنمائی شیطان کرتا ہے۔ اس لئے انسانی زندگی کا یہ زمانہ اہم ترین ہوتا ہے۔

دوسری بات اس ضمن میں قابل لحاظ یہ ہے کہ نوجوانوں کو راہ راست پر ڈالنا ان کے بڑوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر بڑے تربیت یافتہ ہوں اور نوجوانوں کی راہنمائی کریں۔ تو وہ عظیم الشان کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

قطعہ

نیاز اُس کا ہے ہر ذرّے کے دل میں
شہیدِ آرزو کون و مکاں ہیں
درِ مولیٰ پہ فطرت کی جبیں ہے
مہ و انجم میں سجدوں کے نشاں ہیں

سعید احمد اعجاز

آج سے بیس ۲۰ برس قبل ایک اہم آسمانی انکشاف

مسئلہ فلسطین کی نسبت خفیہ معاہدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آج سے بیس برس قبل مؤرخہ ۲۷ مئی ۴۷ء کو فرمایا:۔

"پرسوں یا اترسوں رات کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو بڑے زور کے ساتھ میرے قلب پر یہ مضمون نازل ہو رہا تھا کہ برطانیہ اور روس کے درمیان ایک (MODIFIED TREATY) ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں بڑی بے چینی اور تشویش پھیل گئی ہے فرمایا ماڈیفائڈ کے معنے ہوتے ہیں سمویا ہوا وسطی میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ غالباً بیرونی دباؤ اور بعض خطرات کی وجہ سے برطانیہ مخفی طور پر روس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کرے گا جس کی وجہ سے روسی دباؤ مشرقی وسطیٰ میں بڑھ جائے گی۔ اس وقت میرے ذہن میں عراق، فلسطین اور شام کے ممالک آئے ہیں یعنی ان ممالک کے اندر روس اور انگریزوں کے سمجھوتہ کر لینے کی وجہ سے گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہو گی کہ انگریز جو سختی کے ساتھ روس کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے یہ سمجھوتہ اس سے کس بناء پر کیا ہے؟ جہاں تک مستقل اور آخری مرحلہ کا سوال ہے قرآنِ کریم اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اقوام میں جنگ ضرور ہو گی لیکن بعض اوقات سیاسی اغراض کے ماتحت دشمن کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے یا اس کے حملہ سے بچنے کے لئے حکومتیں وقتی طور پر صلح کر لیتی ہیں تا کوئی خطرہ نہ رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریز روس کے خیال سے اپنا حفاظتی پہلو مضبوط کرنے کے لئے مجبوراً کوئی سمجھوتہ روس کے ساتھ کر لیں گے۔ سیاسی دباؤ بعض اوقات بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیا کرتے ہیں ۔۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ جو ہمیشہ روس کے مفاد کے رستہ میں حائل رہتے تھے اب بعض سیاسی حالات یا اغراض کے ماتحت اس کی مخالفت کو چھوڑ دیں گے اور ادھر روس بھی جو بعض باتوں میں برطانیہ اور امریکہ سے چپقلش رکھتا تھا اب اُس کی مخالفت کو ترک کر دے گا۔"

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء صا کالم ۱-۲)

عہدِ خلافتِ ثالثہ کی بابرکت تحریکات

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے مؤرخہ ۱۸ جون کو لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے اجتماع میں جو مضمون پڑھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خلافت بلاشبہ مومنین کے انتخاب سے قائم ہوتی ہے۔ مگر اس انتخاب کو خدائی تائید حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت بھی ثابت کر دیتی ہے کہ یہ انتخاب بارگاہ ربوبیت میں مقبول ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے ابھرنے کے دو دَور ہیں۔ خود نبیٔ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امتِ محمدیہ کے دو دَوروں کی وضاحت فرمائی جیسے فرمایا کہ مسلمانوں کی پہلی ترقی و عروج کے بعد جب انحطاط و تنزل کا زمانہ آئے گا تو وہ صدیوں تک قائم رہنے کے بعد آخر ختم ہو گا۔ اس کے بعد دوبارہ اسلام کی ازسرِنو ترقی و عظمت قائم ہو گی اور اسلام دنیا بھر میں پھیلے گا اور اسے تمام ادیانِ باطلہ پر غلبہ بخشا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں مسلمانوں کی بے عملی کی صدیاں گزر جانے پر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا آپ انہیں پھر سے زندگی بخشیں اور ان میں قوتِ عمل پیدا کریں۔ اور آپ کا انتخاب براہِ راست خدا تعالےٰ نے خود اپنے ہاتھ سے کیا۔ پھر آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص قدرتوں کا اظہار فرمایا اور آپ کی رُوحانی جدوجہد کو اللہ تعالےٰ نے بار آور بنایا اور جماعتِ احمدیہ قائم ہو گئی۔ یہ جماعت الٰہی وعدوں کے مطابق اشاعتِ اسلام کے لئے اس آخری دَور میں قائم ہوئی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کا وقت آیا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے رسالہ الوصیت میں جماعت کو اپنے بعد اسی طرح خلافت کے قائم ہونے کی بشارت دی جیسی آنحضرت صلعم کے بعد خلافت قائم ہوئی تھی۔

چنانچہ ہم خلافت کے اس تسلسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح یہ بشارت پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس خلافت کا آغاز حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ چھ برس تک جماعت برکات خلافتِ اُولیٰ سے متمتع ہوتی رہی۔ پھر ۱۹۱۴ء سے ۱۹۶۵ء تک خلافتِ ثانیہ کا دَور رہا۔ اور اس طرح پر بفضلہ تعالےٰ ہماری جماعت نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک خلافتِ ثانیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوتی رہی۔ اور اب نومبر ۱۹۶۵ء سے جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثالث مقرر ہوئے۔ یہ تقرر ایسے اتفاق سے ہوا کہ مخالفینِ احمدیت انگشت بدنداں رہ گئے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا وہ احسان اور انعام عظیم ہے کہ ہم اُس پر جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ اس انعام اور احسان کا شکر یہ صحیح معنوں میں ہم جبھی ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے امام کے فرمان کو پوری توجہ سے سُنیں اور اس پر کامل فرمانبرداری کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ خلافت کی اہمیت کو سمجھیں اور خلافت کی اطاعت میں اپنی زندگی کا راز ڈھونڈیں۔

اسلام نے خلافت کے مقام اور اسکی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن کریم سے آنحضرت صلعم۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ اور آئمہ کرام کے اقوال سے یہ ثابت ہے کہ خلافت کو رسالت کے بعد لوگوں کے لئے بطور میزان قرار دیا گیا ہے۔ اور خلافت کے احکام کی فرمانبرداری اور خلیفہ وقت کے ارشادات کو پوری عقیدت کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کے متعلق تاکیدی ہدایات دی گئی ہیں۔

جن لوگوں نے خلافتِ راشدہ کے دَور کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ خوب واقف ہیں کہ خلافت کی قدر و عظمت کس قدر ضروری ہے؟ اور اسلام کی عظمت و تقویت کو اس سے کس قدر فروغ ہوا؟

جونہی خلافت کا احترام اور اس کی اہمیت کا احساس ختم ہوا اسلام کو خوفناک مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ اور مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کی قوت و سطوت پر

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کا ذکر خیر

—— (۱) ——

(محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان)

حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات نے طبیعت پر بہت اثر کیا ہے۔ ان کی باتیں پرانی یادیں ان کی صحبت ان کا پیار اور ان کی شفقت۔ ان کی دعوتیں ان کی مجلسیں اور سب سے بڑھ کر ان کی دعائیں اور جماعت سے ان کا خادمانہ اور فدائیانہ تعلق یہ سب امور ان کی جدائی کے احساس کو شدید کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب کرے۔ اور اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

—— (۲) ——

(مکرم شیخ خلیل احمد صاحب کراچی)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو آپ سے بہت محبت تھی اور حضور آپ کا بہت خیال فرماتے تھے۔ یہی حال مکرمی ڈاکٹر صاحب کا تھا آپ خود حضرت اقدس پر قربان تھے کراچی میں دوران قیام میں عاجز اکثر رات کو بھی کوٹھی پر قیام رکھتا تھا ۱۹۵۵ء کا ذکر ہے رات کو دو بجے یہ عاجز نماز تہجد کے لئے اٹھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب اوپر حضور کی خدمت میں تھے آپ جلدی جلدی گھبراہٹ میں نیچے آئے فرمانے لگے شیخ صاحب مجھے پانی گرم کر دو اور چائے بھی بنا دو۔ پھر اوپر گئے اور جلد واپس آ گئے دونوں چیزیں میں نے مہیا کر دیں فرمانے لگے سجدہ میں گر جاؤ حضور بے ہوش ہیں دعائیں کرو دعائیں کرو میں نے نماز شروع کر دی۔ قریباً دو گھنٹے بعد ہوش آیا۔ اسی اثنا میں خود ڈاکٹر صاحب مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے گھبراہٹ کی کوئی انتہا نہ تھی الحمد للہ ہوش آیا۔ ان دنوں حضور کو نقرس کا شدید دورہ تھا۔

—— (۳) ——

(مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم کینیڈا)

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد سے آپ کچھ ایسے کھوئے کھوئے رہنے کہ بہت ہی کم صحت نصیب ہوئی۔ ظاہر بین تو غم نے بخار کی صورت اختیار کر لی۔ مگر درحقیقت دل سوختہ کا بخار تھا جو ہجر نے چڑھا رکھا تھا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکبازی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہونے کے ایک زندہ گواہ تھے۔ ایسے گواہ کہ ان کی شہادت کی تردید کسی بڑے سے بڑے دشمن سے بھی ممکن نہ تھی۔ وہ بالکل غیر تھے مگر حضور کے گھر میں اس طرح داخل ہوئے کہ گھر کے قریبی فرد بن کر ۱۹۱۸ء سے ۱۹۶۵ء تک تمام معاملات خانہ اور حضور کی پرائیویٹ زندگی کو قریب سے دیکھنے والے بن گئے۔ ....

انہیں حضور سے محبت ہی نہیں تھی عشق تھا اور پروانے کی طرح اپنی شمع پر جان فدا کر گئے۔

افکار معاصرین

جماعت اسلامی اور عربوں کی حمایت

(منقول از ہفت روزہ شہاب لاہور)

امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ حکومت ان کی جماعت کو سہولتیں مہیا کرے تاکہ جماعت کے کارکن عرب ممالک میں جا کر عربوں کی مدد کر سکیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت زر مبادلہ اور سامان کی ترسیل کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے تو جماعت خود ایک طبی وفد اردن بھیجنے پر تیار ہے۔ جماعت اسلامی کی تمام شاخوں کو ہدایت کر دی گئی ہے وہ مالی امداد، دوائیں اور مرہم پٹی کا سامان وغیرہ جمع کرنا شروع کر دیں اور جو کارکن ڈاکٹر اور کمپونڈر اردن جانے کے لئے تیار ہوں۔ ان کی فہرست تیار کر لی جائے۔

نظر بظاہر یہ اعلان نہایت دوستانہ بلکہ کسی حد تک مشفقانہ اور مربیانہ بھی ہے جماعت اسلامی نے یہ اعلان کر کے اردن پر بھاری احسان فرمایا ہے لیکن ایک توجہ طلب امر یہ ہے کہ جماعت اسلامی نے یہ پیشکش حکومت پاکستان کو کیوں نہیں کی اور یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ جماعت اپنے وسائل سے جو کچھ جمع کر سکے گی حکومت کے سپرد کر دیا جائے گا۔ تاکہ حکومت اپنے وسائل اور اپنی صوابدید کے مطابق جہاں زیادہ ضرورت سمجھے وہاں امداد کا سامان بھیج دے۔ اس کے بہت سے فائدے ہو سکتے تھے۔ جماعت اپنے تمام تر عالمی تعلقات کے باوجود حکومت سے زیادہ اس بات سے باخبر نہیں ہو سکتی کہ کس قسم کی امداد کی ضرورت کس عرب ملک کو سب سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کے ذریعے بھیجا ہوا سامان کسی ایک جماعت کے لیبل کے ساتھ نہ جاتا بلکہ پورے پاکستان کی طرف سے جاتا جو زیادہ باوقار بات ہے۔

ہمارے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں۔ البتہ قدیم تجربے کی بنا پر ہم جو قیاس کر سکتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ جماعت اسلامی نے عرب ملکوں کے اس نہایت درجہ شدید امتحان کی گھڑی کو بھی اپنے ہی پراپیگنڈہ کے لئے استعمال کرنا چاہا ہے اور کوشش کی ہے کہ اس موقعہ پر کچھ سیاسی ذکر و فکر رکھنے والے کارکنوں کو عرب ممالک میں "انفلٹر" کر دیا جائے اور اس سے جماعتی سیاسیات کے فائدے حاصل کئے جائیں۔

خدا کرے ہمارا یہ قیاس غلط ہو۔ لیکن یہ طریق حتمی طور پر اسی ذہن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ عربوں کے کرب و بلا کا سیاسی استحصال معلوم ہوتا ہے جو نہایت درجہ مکروہ اور قابل مذمت ہے۔

ہم جماعت کے ارباب حل و عقد سے گذارش کریں گے۔ وہ اس انداز فکر پر نظر ثانی فرمائیں اور کم از کم اس انتہائی کرب ناک اور دلدوز واقعہ کو اپنے مقاصد کی سیڑھی بنانے سے احتراز فرمائیں۔ (شہاب ۱۸ جون ۱۹۶۷ء)

نصرت انڈسٹریل سکول تعطیلات میں بھی کھلا رہیگا

نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات میں کھلا رہے گا۔ جن لڑکیوں عورتوں نے پرائیویٹ طور پر سیکھنا ہے تو پہلی جولائی تک اپنے نام درج کروا جائیں۔ پرائیویٹ فیس ۱/- روپے ہو گی۔

مضمون کٹنگ سوئنگ۔ نٹنگ مشین ایمبرائڈری۔ ہینڈ ایمبرائڈری بُننگ وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹرس)

داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

وہ طلباء جو امسال سہ سالہ ڈپلوما کورس آف سول ٹیکنالوجی (اوورسیر) کرنے کے لئے گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع کر دیں۔ تاکہ طلباء کو داخلہ کے وقت ضروری معلومات بہم پہنچائی جا سکیں اور ابتدائی تکالیف سے محفوظ رکھا جا سکے۔

یہاں داخلہ کی شرط کم از کم سائنس ریاضی اور ڈرائنگ کے ساتھ میٹرک فرسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔

مبارک احمد شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ

کمرہ E/1 ایسٹ ہوسٹل۔ انجینئرنگ سکول رسول

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم محمد داؤد طاہر سلمہ ابن محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم و مغفور سابق انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ ایم اے پولیٹیکل سائنس (?) میں فائنل امتحان دے رہا ہے۔ تمام احباب جماعت اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

والدہ مولوی محمد یعقوب صاحب سابق انچارج شعبہ زود نویسی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

فتنوں نے کس قدر یلغار کی؟ اور اس طرح پر اسلامی روحانیت اور ان کے جاہ وجلال کو کس قدر دھکا پہنچا؟

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہمیں خلافت کی برکات سے نوازا ہے تو جماعت کے ہر فرد مرد و عورت۔ بوڑھے اور بچے کا یہ فرضِ اولین ہے کہ وہ اس نعمت کی قدردانی کرتے ہوئے ان تمام باتوں کو لازمی طور پر اختیار کرے جو اس سایۂ رحمت کو طویل تر کر دے۔

نبیٔ اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کا جب ایک امیر کی اطاعت کے متعلق یہ فرمان ہے کہ

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ۔

کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی۔

پھر وہ امیر المومنین جو خدا تعالےٰ کے نبی اور رسولؐ کا جانشین ہو اور خدا تعالیٰ نے اُسے اولوالامر مقرر کیا ہو۔ جو نبی اور رسول کی برکات اور تعلیم کو پھیلانے میں رات دن کوشاں ہو اس کے مقام کی اہمیت آپ خود اندازہ کرلیں کہ کیا ہوگی؟

جس طرح قدرت اُولےٰ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا مومنوں اور مخلصین کا شیوہ ہوتا ہے اسی طرح قدرتِ ثانیہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا بھی ملائکہ کا کام ہوتا ہے۔ دلی وابستگی اور عقیدت کے ساتھ تعاون کرنا ان کو فرشتوں کی خصلت کا مظہر بنا دیتا ہے۔

آیئے ہم ان تحریکات پر غور کریں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ جو فرمان خلیفہ وقت یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کئے گئے۔

عہدۂ خلافت پر متمکن ہوتے ہی آپ نے پہلی تحریک اور پہلا فرمان جو جاری کیا تعلیم القرآن کی تحریک ہے۔ اس تحریک کی غرض وغایت یہ ہے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھے ہوئے ہیں یا جو اس دوران قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں وہ قرآن با ترجمہ سیکھیں۔ پھر قرآنی علوم ومعارف سے آگاہ ہو کر قرآنی انوار سے اپنے سینوں کو منور کریں۔

اس کے بعد آپ کا دوسرا فرمان وقف عارضی کی تحریک ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک کا عرصہ وقف کریں اور حضور کی طرف سے انہیں جن جماعتوں میں متعین کیا جائے وہاں اپنے خرچ پر جا کر مرکز کی زیر ہدایت تعلیم القرآن کے سلسلہ میں کام کریں نیز تربیتی اور اصلاحی امور سر انجام دیں۔

تیسری تحریک مجلس موصیان کے قیام کی تحریک ہے۔ اس تحریک کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مقامی جماعت میں جن احباب نے وصیت کی ہوئی ہے ان کی ایک علیحدہ مجلس ہو۔ وہ اپنا ایک علیحدہ صدر منتخب کریں اور اس صدر کی راہنمائی اور نگرانی میں اُن تمام فرائض کو کما حقہ بجا لائیں جو رسالہ 'الوصیت' کی رُو سے قرآنی تعلیم پر عمل درآمد اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔

چوتھی تحریک فضلِ عمر فاؤنڈیشن ہے۔ اس تحریک کا مقصد نہایت وسیع اور مضبوط بنیادوں پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک فنڈ قائم کرنا ہے تاکہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو عظیم الشان کام سر انجام دئے اور جو حضور رضی اللہ عنہ کو دل وجان سے عزیز اور محبوب تھے انہیں زیادہ وسیع بنیادوں اور زیادہ مؤثر طریق پر جاری رکھ کر غلبۂ اسلام کی راہ کو مزید ہموار کیا جائے۔

پنجم۔ چندہ وقفِ جدید اطفال۔ اس تحریک کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی طفل کو یہ تحریک فرمائی ہے کہ وہ پچاس پیسے ماہوار کی شرح سے وقفِ جدید کا چندہ ادا کرکے اس کے مالی جہاد میں شریک ہو۔ اس تحریک سے حضور نے اطفال کو توجہ دلائی ہے کہ وہ صغر سنی میں ہی وقفِ جدید کا مالی بوجھ اٹھا کر اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے بنیں۔

ششم۔ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ کی تحریک۔

اس تحریک کی رُو سے خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ ہر جگہ۔ ہر مقام پر ایسا انتظام کیا جائے کہ کوئی فرد جماعت تنگ دستی کی وجہ سے بھوکا نہ رہ جائے۔

ان تحریکات کے علاوہ ایک اور اہم تحریک بھی ہے جس کی طرف ابھی حضور نے صرف اشارہ ہی فرمایا ہے۔ یہ تحریک فی ذاتہٖ ایک تفصیلی پروگرام کی حامل ہے۔ اس تحریک کو تفصیلی طور پر سامنے رکھنے سے پہلے حضور جماعت کے ذہن کو اس کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اُن کے خاندان اور ان کی آئندہ آنیوالی نسلوں کی عظیم الشان قربانیوں پر متعدد خطبات دے چکے ہیں جن کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان تمام تحریکات میں سے تعلیم القرآن کی تحریک بنیادی ہے باقی تمام تحریکات اس بنیادی تحریک کو کما حقہٗ عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ہی جاری کی گئی ہیں۔

یہ تحریکات اللہ تعالےٰ کے خاص القاء کے تحت خلیفۂ وقت نے جاری کی ہیں۔ اور پھر ان تحریکات کی کامیابی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بشارت سے بھی نوازا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ بشارت 'الفضل' میں (۱۰ اگست ۶۶ء) تفصیل کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ تمام تحریکات خدائی تحریکات ہیں۔ خدا تعالےٰ نے خود ان تحریکات کو خلیفۂ وقت سے جاری کروایا اور انہیں غیر معمولی برکات و افضال کا حامل بنایا۔ اور پھر اس پر بھی بفضلہٖ تعالےٰ کامل ایمان ہے کہ یہ تحریکات انشاء اللہ ضرور اپنے تمام تر انعامات کے ساتھ کامیاب ہوں گی۔ قرآنی علوم ومعارف۔ قرآنی انوار دنیا میں پھیلیں گے یہاں تک کہ یہ معارف و انوار تمام کرۂ ارض پر محیط ہو جائیں گے۔

ان تحریکات کو کامیاب بنانے میں حصہ لینا اپنے آپ کو قرآنی علوم ومعارف اور انوار وبرکات کو اپنے لئے مختص کرلینا ہے۔

اس سے بڑھ کر ہماری خوش نصیبی کیا ہوسکتی ہے؟ کہ ہم اپنے آپ کو الٰہی تقدیر کے ساتھ وابستہ کرلیں اور خدا تعالےٰ کے فیصلہ کے مطابق آنے والی عظیم الشان کامیابیوں کے حامل بن جائیں۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ کی جاری کردہ تحریکات کیا ہیں؟ یہ وہ مخصوص اعمال صالحہ ہیں جن کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کی فلاح اور نجات وابستہ ہے۔ یہ آسمانی تحریکات ایک وسیع وہمہ گیر آسمانی تقدیر ہی کی مختلف کڑیاں ہیں جن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان آسمانی تحریکات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور اپنے تن من دھن سے انہیں کامیاب بنانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اطاعت کا اعلےٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے اور ہمیں ان تحریکات پر والہانہ لبیک کہنے اور ان پر کما حقہٗ عمل کی توفیق دے اور ہمیں خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں میں شامل ہونے کا شرف عطا کر دے۔

ایک نہایت مفید کتاب ـــــ جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ

(محترم رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حال ہی میں احمدی بچوں کے لئے "جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ" کے نام سے ایک نہایت مفید کتاب شائع ہوئی ہے جو محترم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل کی تصنیف ہے۔ محترم شیخ صاحب اس سے قبل بھی بعض مفید کتب احمدی بچوں کے لئے تصنیف فرما چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں آپ نے نہایت سادہ عام فہم مگر دلنشین انداز میں تاریخِ احمدیت کے چیدہ واقعات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آپؑ کے خلفاء اور متعدد صحابہ اور دیگر بزرگان کے حالات وواقعات بیان کئے ہیں جن سے ہر احمدی کا واقف ہونا ضروری ہے۔ اطفال الاحمدیہ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا خصوصاً ید ر اطفال کے امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کو تو اپنے امتحان سے پہلے یہ کتاب ضرور پڑھ لینی چاہیئے۔

مَیں سب احمدی والدین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ مفید کتاب منگوا کر ضرور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ یا ربوہ کے کسی بھی کتب فروش سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بیٹے عزیزم جلال الدین احمد صاحب نے کراچی سے لکھا ہے کہ اُن کی بڑی بیٹی عزیزہ شہناز بیگم صاحبہ کی طبیعت اپنی والدہ مرحومہ اور اپنی جوان سال بہن کی یکے بعد دیگرے وفات کے صدمہ کی وجہ سے سخت خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ اور دیگر بچوں کے لئے دعا فرمائیں۔ (کیپٹن) نواب الدین ۴۔ دار الفضل۔ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا جون کا شمارہ انیس ماہ حال کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا گیا تھا۔ اگر کسی خریدار دوست کو ابھی تک پرچہ نہ ملا ہو تو اطلاع دیں تا کہ دوبارہ ارسال کیا جائے۔ احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد یہ اطلاع دینے سے کہ پرچہ نہیں ملا۔ بعض مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے پرچہ حوالہ ڈاک ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اگر پرچہ نہ ملے تو اطلاع بھجوا دینی چاہیئے۔ ماہ جون کے شمارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اللہ تعالیٰ کی تحریروں اور خطبات کے ایمان افروز اقتباسات کے علاوہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کا مضمون "عذابی سلسلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنت" مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر مجلس انصار اللہ کا مضمون نظام خلافت اور انصار اللہ مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی۔ کا مضمون "اداریہ کے علاوہ) مروجہ عیسائیت جعلسازیوں اور مبالغہ آمیزیوں کا مرقع ہے" اور خاکسار (نسیم سیفی) کا مضمون جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والا روحانی انقلاب شامل اشاعت ہیں۔

مکرم ایڈیٹر صاحب نے اداریہ میں تربیت اولاد اور اسکی بنیادی ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بھی شامل اشاعت ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ (مینیجر۔ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مختلف کام سکھانے کا انتظام کیا ہے۔ بردست لکڑی کا کام۔ فرنیچر پالش۔ فریم کرنا۔ اور کرسی بننا سکھانے کا انتظام ہے۔ طلباء جنہیں رخصتیں ہو چکی ہیں یا ہونے والی ہیں۔ ان کے لئے نادر موقع ہے۔ امید ہے خدام اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر زائد آمدنی پیدا کریں گے۔ روزانہ صبح آٹھ بجے سے دس بجے تک ورکشاپ ایوان محمود میں کھلتی ہے۔ اگر خدام کی معقول تعداد شام کے وقت فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تو شام کے وقت بھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ویسٹ پاکستان اگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور۔ داخلہ فرسٹ ڈییر

درخواست مجوزہ فارم پر بی۔ ایس سی اگریکلچر۔ بی۔ ایس سی اگریکلچرل انجنیرنگ۔ ڈاکٹر ورٹرنری میڈیسن) داخلہ کے لئے قابلیت۔ کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ (یا اسکے برابر کوئی قابلیت) سائنس۔ زراعت۔ ٹیکنیکل گروپ۔

عمر ۱/۶ کو ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ وظائف قابلیت نیز غربت کی بناء پر۔ باقی کوائف برابر ہونے کی صورت میں دیہاتی امیدواروں کو ترجیح۔ امیدواران نتیجہ میٹرک نکلنے کے بعد دس دن کے اندر درخواست دے سکتے ہیں اور بارھویں دن انٹرویو ہوگی۔ درخواست کا فارم دو روپے ۱/۱ کا پوسٹل آرڈر بنام خزانچی متعلقہ یونیورسٹی بھیجکر یا جیب بنک یونیورسٹی برانچ لاہور دائیں ۱/۱ جمع کر کے رجسٹرار صاحب یونیورسٹی متعلقہ کے دفتر سے حاصل کریں۔ اور درخواست مکمل کر کے رجسٹرار صاحب کے نام ارسال کریں۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۶/۶)

(ناظر تعلیم)

گمشدہ رسید بک ایک رسید بک نمبر ۵۲۹۹ جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ بستی بابا جھنبہ ضلع رحیم یار خاں کو جاری کی گئی تھی۔ گم ہو گئی ہے۔ جس کی صرف ایک رسید استعمال ہو چکی ہے۔ جملہ خدام اور مجالس آگاہ رہیں اور اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں اور جس کے پاس رسید بک مذکورہ دیکھیں مرکز مطلع فرمائیں۔ (مہتمم مال)

چندوں کی بروقت وصولی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ پس عہدیداروں کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو۔ نہ ہمیں پریشانی ہو"

اس ارشاد پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ شہری جماعتوں کا ہر مہینہ کا بجٹ اسی مہینہ میں پورا ہو جائے اور زمیندارہ جماعتوں کا ششماہی بجٹ ہر فصل پر پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے بہت سی جماعتوں کو اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہمارے چندوں کی وصولی پر کافی خوشگوار اثر پڑا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اس ارشاد کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا اور وہ ابھی تک اسی غلط روش پر قائم ہیں۔ کہ سال ختم ہونے کے قریب بجٹ پورا کرنے کی جدوجہد شروع کریں گی۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اپنی کوششوں کو پیچھے ڈال کر سال کے آخر میں وہ چندوں کی پوری وصولی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

لہذا نظارت بیت المال تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر مہینہ اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں کمی رہ گئی ہو۔ اسے پورا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کریں۔

نظارت بیت المال پہلی سہ ماہی کے آخر پر یعنی ۳۱۔ جولائی تک کی تمام جماعتوں کی وصولی کا جائزہ لے گی۔ اور جن جماعتوں کے متعلق ثابت ہوا کہ انہوں نے حضور کے اس ارشاد پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ ان کی خبر نیز دعا کے لئے حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائیں گی۔ پس احباب کو لگاتار کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم ملک امام الدین صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ نور بیگم صاحبہ (وصیت ۱۲۱۲۲) مورخہ ۱۹/۵/۶۶ کو وفات پا گئیں ہیں مرحومہ موصیہ کی ایک امانتی رقم مبلغ ۹۱:۶۶ روپے کھاتہ ۶۹ / ۴۲-۶۹ صدر انجمن احمدیہ میں بقایا ہے۔ یہ رقم مرحومہ کے حصہ جائیداد کی ادائیگی پر مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر دی جائے۔ میرے دونوں لڑکوں کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر مکرم صلاح الدین صاحب اور مکرم جلال الدین صاحب کے بھی دستخط درج ہیں اور مکرم عبد الحفیظ صاحب ولد منشی اللہ دتا صاحب احمدی اور مکرم ملک عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ کے بطور گواہ دستخط درج ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس (۲۰) یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

۲۔ محترم حضرت مولوی محمد جی صاحب مرحوم موصی ۱۵۵۵ کے مندرجہ ذیل پانچ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ محترم مولوی صاحب مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ ۵۔۸۵ روپے کھاتہ ۱۹۲۰ / ۱۴۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اور مبلغ ۸۵۔۱۲ روپے بابت پنشن محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پاس موجود ہیں۔ یہ کل رقم ۹۷۔۲۶ روپے مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو بجانب حصہ جائیداد مرحوم ادا کر دی جائے۔ (۱) محترمہ احمد بی بی صاحبہ بیوہ مولوی محمد جی صاحب مرحوم (۲) محترمہ خالدہ خانم صاحبہ (۳) محترمہ اریبہ خانم صاحبہ دختران مرحوم (۴) مکرم میجر محمد عاصم صاحب (۵) مکرم محمد مسعود احمد صاحب پسران مرحوم۔

اس درخواست پر مکرم احد حسن صاحب (سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی) اور مکرم عبد اللطیف ولد منشی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے بطور گواہ دستخط درج ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۹۰: میں منیر احمد ولد میجر اکبر علی صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کھاریاں ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ والد صاحب کی سرپرستی میں ہے اور میں ٹی آئی کالج ربوہ کا طالب علم ہوں۔ بطور جیب خرچ کے اس وقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۲۰ روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (شرط اول ۵۰۔۳ روپے)

العبد: منیر احمد ولد میجر اکبر علی کھاریاں طالب علم (سال اول) تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

گواہ شد: سلطان محمود انور شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال کھاریاں ضلع گجرات)

گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا کھاریاں ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۸۷۹۱: میں سلطان احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم کوزہ گر پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۳۳ آر۔ بی کوٹھی جھنڈا سنگھ والا ڈاک خانہ چک ۲۳۳۔ آر۔ بی ہرسنگھ والا ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں محکمہ نہر میں ٹھیکیداری کا کام کرتا ہوں اس میں آمد معین نہیں۔ تاہم اوسط آمد سالانہ دس ہزار روپے ہے میں اپنی آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول -/۵ روپے)

العبد: سلطان احمد چک ۲۳۳۔ آر۔ بی۔ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔

گواہ شد: امام دین چک ۲۳۳۔ آر۔ بی کوٹھی جھنڈا سنگھ والا ضلع لائل پور ضلع لائل پور

گواہ شد: عبدالستار چک ۲۳۳ آر۔ بی کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔ ضلع لائل پور

مسل نمبر ۱۸۷۹۲: میں اللہ رکھی زوجہ چوہدری دوست محمد صاحب قوم کوزہ گر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۲۳۲۔ آر۔ بی۔ بارے والا۔ ڈاک خانہ ۲۳۲۔ آر۔ بی۔ رسالیوالہ۔ ضلع لائل پور

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔

حق مہر ۲۵ و ۳۲ روپے بذمہ خاوند	
زیور طلائی ۱/۲ ۱ تولہ وزن	۱۵۰ روپے
نقد روپیہ	۸۱۸ ″
میزان	۱۰۰۰ ″

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں مندرجہ بالا جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی مگر اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۲ روپے)

الامتہ: نشان انگوٹھا اللہ رکھی۔

گواہ شد: دوست محمد بقلم خود خاوند موصیہ چک ۲۵۲۔ آر۔ بی۔

گواہ شد: امام الدین پریذیڈنٹ بقلم خود۔ جماعت احمدیہ چک ۲۵۲۔ آر۔ بی۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق
حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے!“

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۹۳: میں بلند خان ولد چھجو خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن سلامت آباد ڈاک خانہ بہاول نگر ضلع بہاول نگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ذیل ہے۔ زمین زرعی ۸ کیلہ واقعہ رقبہ سلامت آباد المعروف روڈے والی کالونی ضلع بہاول نگر ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت تخمیناً سولہ صد روپے ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میری گزر اوقات اسی اراضی کی آمد پر ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اس حصہ جائداد میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کر دوں تو وہ حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ وقتاً فوقتاً پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتا رہوں گا۔ ان پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت آج مورخہ ۱۴ مئی ۶۵ء سے قابل عمل تصور ہوگی۔ (شرط اول ۴ روپے)

المرقوم ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء۔

العبد: بلند خان ولد چھجو خان قوم راجپوت ساکن سلامت آباد المعروف روڈے والی کالونی ضلع بہاول نگر۔

گواہ شد: کاتب الحروف محمد احمد نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد: فضل محمد سکنہ بہاول نگر

مسل نمبر ۱۸۷۹۴: میں جہاں آرا منصور زوجہ میجر منصور عالم صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

چھ عدد طلائی چوڑیاں قیمت	۷۰۰ روپے
ایک عدد بالی طلائی ″	۱۰۰ ″
دو عدد طلائی انگوٹھیاں ″	۱۰۰ ″
ایک عدد ہار طلائی	۲۰۰ ″
حق مہر (پانچ ہزار روپے)	۵۰۰۰ ″
ایک عدد رسٹ واچ	۱۰۰ ″

میں اپنی اس کل جائداد حق مہر اور زیورات طلائی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت جو کہ میری آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تحریر سے نافذ ہوگی۔

(شرط اول -/۱۰ روپے)

الامتہ: جہاں آرا منصور

گواہ شد: چوہدری بشیر احمد صدر حلقہ سلطان پورہ لاہور

گواہ شد: میجر منصور عالم 14 R- CB. CHILAS گلگت ایجنسی۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے خاص دُعاؤں کی تحریک

بقیہ صفحہ اوّل

پس میری درخواست ہے تمام احبابِ جماعت سے اپنے بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹے بچوں سے بھی کہ وہ

ان دنوں خاص طور پر دعا کریں

کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو۔ اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں۔ اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ خدا ان پردوں کو اٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے، بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔ پس بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے، اور اللہ تعالیٰ میری غیر حاضری میں بھی

جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے

وہی سب کام بنانے والا ہے۔ لیکن دل جہاں آپ کی جدائی سے غم محسوس کرتا ہے وہاں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ایسے موقع پر بعض منافق فتنے بھی پیدا کیا کرتے ہیں تو جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے فتنوں کو فوراً دبا دے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بعض منافق طبع فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر شروع میں ہی ان کو اس رنگ میں سمجھا یا جائے کہ یہ جماعت خدا کے فضل سے اتنی مضبوط ہے کہ تمہارے فتنوں سے متاثر نہیں ہوگی، اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں سزا دینے والے بھی یہاں موجود ہیں تو پھر یہاں تک نوبت نہیں پہنچتی کہ مزید ایسے لوگوں کو سزا دی جائے ان کو سمجھ آجاتی ہے کہ ہماری دال اس قوم میں گلتی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چوکس جماعت ہے،

قربانی کرنے والی جماعت ہے،

حالات کو سمجھنے والی جماعت ہے۔ شیطان جن راہوں سے دل کے اندر گھس کے وسوسے پیدا کرتا ہے ان راہوں کو پہچانتی ہے اور شیطان کی جو دھیمی آواز ہے اس سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ وہ اس پُر شوکت آواز سے واقف ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے تو جس آواز میں وہ شوکت نہ ہو، وہ عظمت نہ ہو، وہ سرور اور لذت نہ ہو، اس کو یہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے خدا کی آواز نہیں ہے، یہ صرف شیطان کی آواز ہے۔ اگر یہ چیزیں ایسے لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو بہت سے فتنوں سے جماعت بچ جاتی ہے۔

تو اس خیال سے بھی تشویش پیدا ہوتی ہے، اور ہونی چاہیئے، یہ طبعی چیز ہے لیکن جو علم میں ذاتی مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے سمجھانے پر اس جماعت کے متعلق رکھتا ہوں اس سے مجھے یہ تسلی ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا فتنہ ہو انشاء اللہ اُسی کے فضل کے ساتھ یہ جماعت اس قسم کی باتوں سے متاثر ہونے والی نہیں۔ لیکن

بہر حال چوکس اور ہشیار رہنا چاہیئے

تو یہ سوچ کے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اور اس سفر میں اس نے برکت مقدر کی اور اس کے سامان پیدا کر دیئے تو کم و بیش ایک ماہ آپ سے دور رہنا پڑے گا۔ طبیعت میں ایک اداسی بھی ہے، اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تشویش کا رنگ بھی ہے۔ گو اس کے ساتھ امید بھی ہے کہ جماعت اس قسم کی باتوں کو کبھی پنپنے نہیں دے گی جو فتنے کی ہوں۔

بہر حال میں درخواست کرتا ہوں آپ سب سے بھائیوں سے بھی، بہنوں سے بھی بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی کہ ان ایام میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ اگر یہ سفر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا موجب بنتا ہو، اور اسلام کی شوکت اس سے ظاہر ہوتی ہو تبھی مجھے اس سفر پہ جانے کی توفیق ملے، اور جب میں جاؤں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ

وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے

جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کر آئے جسے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دُنیا پہ ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی۔ تو یہ پیغام صحیح طور پر ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو یہ پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان کے اوپر اتمامِ حجت ہو جائے۔ کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمامِ حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں۔ تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہہ وہ جھنجھوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور مؤثر طریق پر ممکن ہو جائے۔ تاکہ یا تو

وہ اسلام کی طرف مائل ہوں،

ایک خدا کو ماننے لگیں، توحید کو پہچاننے لگیں، اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں، جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمامِ حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو دی ہیں، وہ اتمامِ حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں۔ تا اسلام اور مذاہبِ عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سائے میں آکر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ

اسلام ہی سچّا مذہب ہے۔

پھر میں تاکیداً کہتا ہوں کہ ان دنوں میں دوست دعائیں کریں اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے اور توحیدِ باری کے قیام کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے ان قوموں پہ ظاہر ہونے کے لئے، اور اس بات کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اصلاح کا موقع دے اور ان پر فضل کرتے ہوئے انہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ اسے اور اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے لگیں،

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ کا مورخہ ۲۳ رجون کو میو ہسپتال لاہور میں گردہ کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ اب آپ البرٹ وکٹر ہسپتال (میو ہسپتال) کمرہ نمبر ۲۸ میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) میری بچی امۃ المجید دل کے چار شدید حملے ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے مزید پندرہ یوم اپریشن ملتوی کر دیا ہے۔

احباب کرام اور صحابۂ کرام کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس بچی کو جلد صحت یاب فرمائے آمین۔

(میاں) عبد السلام زرگر
عقب فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

(۳) میری بچی امۃ المتین چار دن سے پھوڑے کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرشید کارکن فضل عمر ریسرچ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷